حدود کی حکمت نفاذ اور تقاضے

www.KitaboSunnat.com

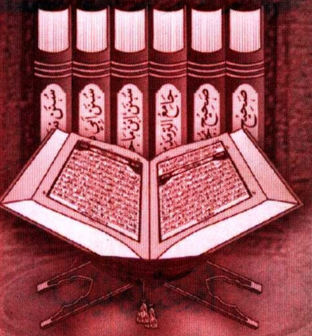

اُمِ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدود کی حکمت نفاذ اور تقاضے

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ــــــــــ حدود کی حکمت نفاذ اور تقاضے

اہتمام ــــــــــ محمد عبد مُنیب

ناشر ــــــــــ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ــــــــــ رمضان ۱۴۲۷ھ

اشاعت دوم ــــــــــ ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ

قیمت ــــــــــ 28:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆ حد لغت میں 6
قرآن حکیم میں حدود اللہ کا لفظ 8
☆ قوانینِ شرعیہ میں حدود کا مفہوم 12
حدود کے نفاذ کی حکمت 14
تعزیر 17
حد اور تعزیر میں فرق 17
قابل حد جرائم 18
نفاذِ حدود کے لئے شرائط 19
اسلامی حدود کا نفاذ کیوں؟ 20
☆ حدود آرڈیننس اور اسلامی جمہوریہ پاکستان 22
کیا اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں 24
مغربی اور اسلامی قانون میں فرق 25
سزا دینے میں یورپ کا دوہرا معیار 27
کیا یہ وحشت و بربریت نہیں؟ 28
اتمامِ حجت ایک مشاہدہ 29
حدود آرڈیننس کے باوجود جرائم میں کمی نہیں آئی 30
غیر مسلموں پر ان حدود کا اطلاق 32

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	حدود قوانین میں ترمیم	33
☆	حدود آرڈیننس اور خواتین	35
	اسلامی نظامِ عدل میں خواتین کا احترام	39
☆	اسلامی حدود کے نفاذ کی برکات	41
	باعثِ خیر	41
	امتوں کی بقا کا باعث	41
	مساوات	42
	قانون کا احترام	43
	لاقانونیت کی بیخ کنی	43
	باعثِ عبرت	43
	جرائم میں کمی	43
	اصلاحِ معاشرہ	44
	قومی ترقی	44
	اصلاحِ نفس	44
	استحکامِ حکومت	45
☆	امر بالمعروف	46

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یاایھا الناس انما ھلک الذین من قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد، واللّٰہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا"۔

(صحیح بخاری، کتاب الحدود باب کراھیۃ الشفاعۃ فی الحد)

اے لوگو! تم میں سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہو گئیں کہ ان میں سے اگر کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے، واللہ! اگر فاطمہ بنتِ محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حد لغت میں

اَلْحَدُّ: اسمِ مصدر، دو چیزوں کے درمیان روک، چیز کی انتہا، تلوار کی دھار،
حَدُّ الشَّئی: جامع و مانع تعریف، پوری تعریف۔
حَدَّ: گھر کے لئے حد مقرر کرنا، ایک شے کو دوسری سے جدا کرنا، مجرم پر حد لگانا۔

اَلْحَدَد: ممنوع چیز، کہا جاتا ہے "ھٰذَا اَمْرٌ حَدَدٌ" یہ ممنوع امر ہے۔
اَلْحَدِیْدُ: لوہا، کاٹنے والی چیز۔
حَدَّدَ الْاَرْضِ: زمین کی حدود قائم کرنا۔
حَادَ: ایک طرف ہٹنا۔
اَلْمَحِیْدُ: الگ ہونے کی جگہ۔
اَلْحِدَادُ: سوگ منانا، اپنے آپ کو لذتوں اور نعمتوں سے روک لینا۔
حِدَّادُ: دربان، اس لئے کہ وہ لوگوں کو اندر جانے سے روکتا ہے۔ (لغات المنجد)

حد علمائے لغات القرآن کی نظر میں:

☆ امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں:

"الحد حاجز بین الشیئین الذی یمنع اختلاط احدھما بالآخر یقال حددت کذا جعلت له حدا یمیز وحد الدار ماتتمیز به عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرھا"۔

"حد وہ خطِ متارکہ ہے جو دو چیزوں کے درمیان حدّ فاصل قائم کرتا ہے اور انہیں ایک دوسرے سے ملنے سے روکتا
ہے۔کہا جاتا ہے میں نے یہ حد لگا دی یعنی خط کھینچ دیا تاکہ ممیّز ہو سکے اور گھر کی حد جو اسے دوسرے سے علیحدہ کرتی ہے وہ اس کا خط ہوتا ہے"۔

☆ ابنِ منظورؒ فرماتے ہیں:

حد اس روک کو کہا جاتا ہے جو دو اشیاء کو جدا کر دے اور انہیں ایک دوسرے میں اختلاط سے روکے۔ چنانچہ زمین کی حدود اور حدودِ حرم کے الفاظ مستعمل ہیں۔حدود اللہ سے مراد وہ امور ہیں جن کی اللہ سبحانہ نے حلت وحرمت بیان کر دی اور اس بیان کے بعد اللہ کے احکام اور ممانعتوں سے تجاوز درست نہیں۔

☆ الازھریؒ فرماتے ہیں:

حدود اللہ کی دو قسمیں ہیں ① حلال وحرام کی حدود جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے کھانے پینے اور ازدواجی معاملات کے بارے مقرر کر دی ہیں اور حکم دیا کہ ان حدود پر رک جائیں اور ان سے تجاوز نہ کریں ② دوسری وہ سزائیں ہیں جو بعض ممنوعات پر مقرر کی گئی ہیں، ان سزاؤں کو حدود اللہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ ان افعال کے ارتکاب سے روکتی ہیں جن کی انہیں مقرر سزا قرار دیا گیا ہے۔

☆ سید مرتضٰی الزبیدیؒ فرماتے ہیں:

اللہ کی حدود کی دو اقسام ہیں، ایک وہ جو ماکول ومشروب اور نکاح میں مقرر ہیں یعنی کیا حلال ہے کیا حرام ہے؟ دوسرے وہ جو بطورِ سزا یا تعزیر مقرر ہیں یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے افعال پر سزا دینا جن سے منع کیا گیا ہے۔ان کو حدود اس لئے کہا گیا ہے کہ ان کے ارتکاب سے منع کر دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ باڑ لگا دی ہے اور ان حدوں سے گزر جانا ممنوع قرار دیا ہے۔

☆ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں:

نفسِ معصیت پر بھی حد کا اطلاق ہوتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا۔ ''یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب نہ جاؤ''۔

اور از روئے شریعت مقرر کردہ اس سزا کو جو حق اللہ کے طور پر متعین کی گئی ہے حد کہتے ہیں۔

☆ مولانا احسن اصلاحی فرماتے ہیں:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ کی تفسیر میں لکھتے ہیں،جس طرح تم اپنے رقبوں اور چراگاہوں کے ارد گرد حد بندیاں کرتے ہو اور یہ نہیں چاہتے کہ کوئی ان حدوں کو توڑے اگر کوئی ان حدود میں مداخلت کرتا ہے تو اس کو اپنی ملکیت میں مداخلت اور اپنی عزت وغیرت کے لئے ایک چیلنج سمجھتے ہو،اسی طرح خدا نے بھی اپنے محارم کے ارد گرد حدیں قائم کر دیں،اگر کوئی ان حدود کو پھلانگنے کی جسارت کرے تو یاد رکھیں کہ پھر وہی لوگ ظالم ہیں۔(تدبرِ قرآن،جلد اول،سورہ بقرہ کی آیت:۵۳۶)

قرآن حکیم میں حدود اللہ کا لفظ:

قرآن حکیم میں حد واحد استعمال نہیں ہوا بلکہ حدود (جمع) ہی آیا ہے۔یہ لفظ قرآن حکیم میں چودہ مقامات پر آیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا (البقرہ: ۱۷۸)

"یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا"۔

② اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ۔ (البقرہ: ۲۲۹)

"ہاں اگر (میاں بیوی) دونوں کو خوف ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے"۔

③ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا۔ (البقرہ: ۲۲۹)

"اگر تم ڈرتے ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں"۔

④ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ (البقرہ: ۲۲۹)

"یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود ہیں ان سے باہر نہ نکلنا"۔

⑤ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (البقرہ: ۲۲۹)

"اور جو لوگ اللہ کی حدود سے باہر نکل جائیں گے وہ ظالم ہوں گے"۔

⑥ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ

(البقرہ: ۲۳۰)

"اگر دوسرا خاوند بھی طلاق دے دے اور (عورت اور پہلا خاوند) ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں تو ان میں کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں یقین کر لیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے"۔

⑦ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ: ۲۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ اللہ کی حدیں ہیں اللہ ان لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں''۔

⑧ سورۃ نساء میں وراثت کے احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔(النساء: ١٣)

''یہ حدیں اللہ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو شخص فرمانبرداری کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی، اللہ تعالیٰ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

⑨ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔(النساء: ١٤)

''اور جو نافرمانی کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرے گا، وہ اسے آگ میں داخل کرے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا''۔

⑩ اللہ تعالیٰ نے بدوی لوگوں کے دین وایمان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔(التوبہ: ٩٧)

''یہ بدوی عرب کفر ونفاق میں زیادہ سخت ہیں اور ان کے معاملے میں اس امر کے امکانات زیادہ ہیں کہ اس دین کی حدود سے ناواقف رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کئے ہیں اور اللہ جاننے والا اور صاحب حکمت ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی صفات کے ضمن میں فرمایا:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (التوبہ: ۱۱۲)

''اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے، اس کی بندگی بجالانے والے، اس کی تعریف کرنے والے، اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے، اس کے آگے رکوع وسجود کرنے والے، بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے اور (اے نبی ﷺ) ان مومنوں کو خوشخبری دے دیجئے''۔

⑫ گنہگار اور ان کے کفارہ کے بیان کے بعد فرمایا:

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (المجادلہ: ٤)

''یہ حکم اس لئے ہے تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرماں بردار ہو جاؤ اور اللہ کی حدود ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

⑬ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ (الطلاق: ۱)

''یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر خود ظلم کرے گا''۔

قرآن حکیم کی متذکرہ بالا آیات کے سیاق وسباق سے پتا چلتا ہے کہ حدود اللہ کا اطلاق ان امور پر ہوتا ہے جن کے بارے محکم (ٹھوس) اور بیّن (واضح) احکام دے کر ان کی حد بندی کر دی گئی ہے۔ جو ان حدود کو توڑ کر ان سے نکلنے کی جسارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے وہ ظالم ہے، اس کے لئے دردناک، رسوا کرنے والا اور ہمیشہ کا عذاب ہے۔ جو حدود اللہ کے حصار میں رہتے ہیں اور ان حدوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی اللہ کے پسندیدہ بندے اور اس کی دائمی جنت کا عیش و آرام پانے والے ہیں۔

قوانینِ شرعیہ میں حدود کا مفہوم:

گو حدود ایک وسیع مفہوم کا حامل لفظ ہے لیکن جب اس کا اطلاق جرم و سزا سے متعلق ہو تو اس وقت اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ ایسا جرم جس کی سزا ربِّ کریم نے متعیّن کر دی ہے اور اس میں تخفیف کا اختیار نہ نبی کے پاس ہے نہ کسی حاکم، قاضی یا عام فرد کے پاس۔ اس معنی میں یہ لفظ احادیث میں متعدد مرتبہ آیا ہے۔ مثلاً

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"اِنِّی اَصَبْتُ حَدًا فَأَقِمْهُ عَلَیَّ"۔

"میں نے ایک حد کے جرم کا ارتکاب کیا ہے سو آپ ﷺ اس حد کو مجھ پر جاری کر دیجئے"۔

جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مخزومی عورت کی قابلِ حد سزا میں تخفیف کی سفارش کی تو آپ ﷺ سخت غصہ میں آ گئے اور فرمایا:

"اَتَشْفَعُ فِی حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللهِ"۔ (صحیح بخاری، باب الحدود کراھیۃ الشفاعۃ فی الحد)

"کیا تم حدود اللہ میں سے کسی حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟"

آپ ﷺ نے اہلِ ایمان کو قابلِ حد جرم کا معاملہ عدالت تک لے جانے سے کترانے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ" ۔ (سنن ابی داؤد، العفو من الحدود مالم تبلغ الحدود السلطان)

"آپس میں حدود کے بارے میں درگزر کرو"۔

خلفائے راشدین کے عہدِ حکومت میں حدود کا نفاذ پوری طرح موجود رہا۔ چنانچہ جرم وسزا سے متعلق اسلامی اصطلاحات میں حد اور حدود کا مفہوم دورِ حاضر تک تواتر کے ساتھ مستعمل رہا ہے۔ محدثین نے کتاب الحدود کے نام سے کتبِ احادیث میں مستقل عنوان قائم کیا۔ فقہِ اسلامی کے مرتّبین ومدوّنین نے بھی حدود کے ایک ایک قانونی نکتے پر تفصیلاً بحث کی ہے۔ اسلامی قانون کے اس بے مثال اور پُر حکمت جز "الحدود" کے اجرا کا ایک سلسلہ سعودی عرب کے فوجداری قوانین کی صورت آج بھی ظاہر وباہر ہے۔

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود کے نفاذ کی حکمت

عبدالرحمٰن الجزری اس کی حکمت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

عقلِ سلیم ان حدود کی تائید کرتی ہے کیونکہ انسانی سرشت میں انتہائے حصولِ لذت اور سرور کے جذبات موجود ہیں، جن کی تکمیل انسان زِنا، مے نوشی، قتل، اعضا بریدگی دوسرے کا مال چھین لینا اور لوگوں کو برا بھلا کہہ کر، طاقت ور کا کمزور پر اور بڑے کا چھوٹے پر زیادتی کرنا ہے۔ اس لئے تقاضائے حکمت یہی ہے کہ حدود مقرر کی جائیں تاکہ فساد نہ پھیلے اور لوگ جرائم کے ارتکاب سے باز رہیں۔ اور دنیا میں امن وسکون برقرار رہے اور اگر یہ حدود نہ ہوں تو لوگ راستے سے بھٹک جائیں گے اور فساد برپا ہوگا۔ شریعت اسلامیہ میں معاشرے کی بنیاد پانچ امور پر رکھی گئی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

① حفظِ دین: انسان کو اپنا دین اختیار کرنے اور اس کی پابندی کرنے میں آزادی حاصل ہو، اسے اپنے مذہب پر چلنے میں ظلم وتعدّی سے بچایا جائے۔

② حفظِ نفس: اس میں انسان کی جان اور اعضا کی سلامتی کے علاوہ اسے اہانت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہین سے بچانا، اسے آزادیِ تحریر وتقریر اور آزادیِ قیام ورہائش مہیا کرنا ہے۔

③ حفظِ عقل: عقل کا ہر قسم کے شر اور اذیت سے محفوظ رہنا معاشرے کے سکون اور صلاح وفلاح کے لئے ناگزیر ہے۔لہٰذا کسی شخص کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ ایسی اشیاء کا استعمال کرے جن سے اس کی عقل مجروع ہو۔مثلاً منشیات کا استعمال وغیرہ۔

④ حفظِ مال: مال زندگی کے بقاء وقیام کا سبب ہے ،انسان کو اکتسابِ مال کی آزادی اور یہ تحفظ مہیا کرنا بھی ضروری ہےکوکوئی اس کے مال پر چوری،غصب اور باطل طریقوں سے قابض نہ ہوگا۔

⑤ حفظِ نسب: خاندانی وحدت اور حسنِ معاشرت کے لئے ضروری ہے کہ ازدواجی زندگی کوکسی قسم کی تعدّی،فواحش،زنا اور تہمت وقذف سے پاک وصاف رکھا جائے۔

انھی امورِ خمسہ کی رعایت اور قیام ودوام کی غرض سے ربّ کریم نے حدود متعیّن کی ہیں تاکہ معاشرہ فساد،بگاڑ اور تعدّی سے محفوظ رہے۔ایک شخص جب کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہےتو وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق،افرادِ معاشرہ کے حقوق اور اپنے نفس کے حقوق کو پامال کرتا ہے،ان حقوق کے تحفظ وبقا کے لئے ربّ کریم نے مختلف سزائیں مقرر کی ہیں۔جوحقوق کے تحفظ کویقینی بناتی ہیں۔

☆ جرم کا ارتکاب کرکے نفس کا حق پامال کرنے کے ازالہ کی ایک صورت،اس شخص کا توبہ کرکے آئندہ سے اس جرم سے باز رہنے کا عہد کرتا ہے،نیز حدِّ شرعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی آئندہ سے اس کو جرم کر کے نفس کا حق پامال کرنے سے روکنے میں مدد کرتی ہیں۔

☆ افرادِ معاشرہ کے حق پامال ہونے کا تدارک حدِ شرعی یا تعزیر کے کھلے عام نفاذ کی صورت میں فرمایا تا کہ دوبارہ ایسا جرم کر کے معاشرے کے امن کو برباد کرنے والا متنبّہ ہو جائے اور عبرت حاصل کرے اور دوبارہ کبھی اس جرم کے ارتکاب کی جرأت نہ کر سکے۔

☆ ربِّ کریم کا حق یوں پامال ہوا کہ مجرم نے جرم کر کے اللہ کے حاکم، معبود اور مقتدرِ اعلیٰ ہونے کے انکار کا عملی ارتکاب کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اپنی طرف سے جو سزا چاہے دے۔ (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ)

اللہ تعالیٰ نے حدود کی صورت میں جو سزائیں مقرر کی ہیں ان میں اللہ کا اپنا حق انسان کے اپنے نفس اور افرادِ معاشرہ کی نسبت بہت زیادہ ہے اور یہ ایسا حق ہے جو حد کا اجراء کیے بغیر محفوظ رہ ہی نہیں سکتا، اسی بنا پر حدود اللہ کو حق اللہ بھی کہا جاتا ہے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیز

شریعتِ اسلامیہ میں حد کے ساتھ لفظ تعزیر بھی بولا جاتا ہے،تعزیر کا لغوی مطلب روکنا،منع کرنا،ادب سکھانا،کسی کی تعظیم کے ساتھ مدد کرنا ہے۔فقہُ السنہ میں اس کا اصطلاحی مطلب اس طرح بیان کیا گیا ہے''حاکمِ وقت کا کسی جرم یا گناہ پر ایسی سزا نافذ کرنا جو شریعت نے مقرر نہیں کی''۔

حداور تعزیر میں فرق:

جن جرائم کی سزا خود اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے وہ محدود ہیں جب کہ جرائم کی فہرست حالات وظروف کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔لہٰذا دیگر جرائم کے لئے جو سزا عدالت یا حکومت تجویز کرے اسے تعزیر کہا جاتا ہے۔

☆ پروفیسر عبدالحفیظ لکھتے ہیں:

چونکہ تعزیر مجرم کو جرم کرنے سے باز رکھنے میں اس کی مدد کرتی ہے اس لئے اسے تعزیر کہتے ہیں۔حد وہ ہے جو اپنی شرائط مکمل ہونے کے بعد اللہ کی مقرر کردہ سزا کے مطابق نافذ کی جاتی ہے۔اگر کسی حد کے جرم میں قاضی کے پاس حد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی شہادت کی شروط مکمل نہ ہوں اور موجودہ شہادتوں اور تحقیق وتفتیش کے نتیجے میں یہ سمجھا جاتا ہو کہ مجرم یہی ہے تو اس صورت میں وہ حد کے بجائے تعزیر نافذ کرسکتا ہے۔ (اسلامی حدود، فلسفہ اور حکمت)

❀❀❀

قابلِ حد جرائم

شافعیہ کے خیال میں ان میں مندرجہ ذیل جرم شامل ہیں:

① زنا ② قذف (تہمت لگانا) ③ سرقہ (چوری) ④ حرابہ (ڈاکہ زنی)

⑤ شراب نوشی ⑥ بغاوت ⑦ ارتداد

قصاص اس میں اس لئے شامل نہیں کہ اس میں حق اللہ سے زیادہ حق العبد شامل ہے اور وہ سزائیں جو اسلامی حکومت اپنی صواب دید اور دیگر جرائم کی نوعیت دیکھ کر تجویز کرتی ہے ان کو تعزیر کہتے ہیں۔ (الشوکانی، نیل الاوطار، فقہ علی المذاہب الاربعہ)

حنفیہ کے خیال میں حدود صرف پانچ جرائم میں ہیں:

① زنا ② چوری ③ شراب نوشی ④ راہزنی ⑤ تہمت

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاذِ حدود کے لئے شرائط

اسلامی شریعت کسی قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرنے والے کو سزا دینے سے پہلے مندرجہ ذیل شرائط کو لازمی قرار دیتی ہے:

☆ جرم کے ثبوت ٹھوس، قوی اور واضح ہوں، اگر کسی قسم کا کوئی شک ہو تو سزا موقوف کر دینے کا حکم ہے۔

☆ جس جرم کے لئے جتنے گواہ شریعت نے مقرر کئے ہیں ان کی تعداد پوری ہو۔

☆ گواہ عادل ہوں اور ان کی اس صفت کی چھان بین کرنا عدلیہ کی ذمہ داری ہے، مدعی کی ذمہ داری نہیں ہے۔

☆ گواہ خود بھی جاری کرنے میں شریک ہوں، اگر گواہوں میں سے ایک بھی حد جاری کرنے میں شرکت سے انکار کرے تو سزا موقوف کر دی جائے گی۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حدود کا نفاذ کیوں؟

انسان جس ملک کا شہری ہو اس ملک کے قوانین کا اطلاق اس پر از خود ہو جاتا ہے، چاہے وہ اس ملک کے قوانین سے اتفاقِ رائے رکھتا ہو یا اختلاف۔ پسند کرتا ہو یا ناپسند۔ ان قوانین کی جزئیات وتفصیلات یا حکمت واسرار سے واقف ہو یا ناواقف۔

ایک مسلمان چونکہ ربّ کریم کے ملک میں رہتا ہے۔ دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کو اپنا حاکم اعلیٰ مانتا ہے۔ ''لا الہ الا اللہ'' کہہ کر اس کے قانون کو تسلیم کر لیتا ہے لہٰذا وہ اس امر کا پابند ہے کہ ربّ کریم کے قانون کو واجب العمل بھی سمجھے اور اپنے دائرۂ عمل میں ان کا نفاذ بھی کرے۔

اگر کسی ملک کی ہیئتِ مقتدرہ کا سربراہ مسلمان ہے تو وہ اپنے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا پابند ہے۔ اس کے مسلمان کہلانے کا یہ اوّلین تقاضا ہے۔ جو لوگ قوانینِ الٰہیہ پر مسلمان ہونے کے باوجود عمل درآمد نہیں کرتے یا اپنے دائرۂ اختیار میں ان کا نفاذ نہیں کراتے، ان کے بارے مندرجہ ذیل فرمانِ الٰہی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔(المائدہ: ٤٤)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ ظالم ہیں''۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(المائدہ: ٤٥)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ فاسق ہیں''۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔(المائدہ: ٤٧)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ فاسق ہیں''

مندرجہ بالا فرامینِ الٰہی کے بعد ایک مسلمان یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ اسلامی قوانین اور حدود کے نفاذ سے پہلو تہی کرے گا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود آرڈیننس اور اسلامی جمہوریہ پاکستان

پاکستان دنیا کی وہ واحد مملکت ہے جو دوقومی نظریہ کی بنیاد پر لاکھوں قربانیوں کا نذرانہ دینے کے بعد معرضِ وجود میں آئی۔ اصولاً تو روزِ اول ہی سے اس میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو جانا چاہیے تھا لیکن نامعلوم کارپردازانِ سیاست کی وہ کون سی مجبوریاں تھیں جن کی بنا پر جو کام سب سے پہلے ہونا چاہیے تھا اسے ہر حکمران ہمیشہ معرضِ التوا میں ڈالتا رہا۔

۱۹۹۷ء تک ملک میں کئی بار اسمبلیاں ٹوٹیں اور بنیں، مارشل لاء آیا اور گیا، جمہوریت کی گاڑی کئی بار رواں دواں ہوئی، وزیروں اور مشیروں کی کھیپیں آتی اور جاتی رہیں۔ اس اثناء میں ایک بازو بھی ملکِ عزیز کا جدا ہو گیا۔ برے بھلے ملک کو چلانے کے لئے پنج سالہ اور دس سالہ منصوبے وغیرہ بھی بنتے رہے۔ عدلیہ کے ستون بھی آج تک قائم ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں لیکن جس بدترین انگریزی قانون سے نجات کے لئے لاکھوں قربانیاں دی گئیں، اسی قانون کی چھتری تلے عدلیہ اپنے اختیارات استعمال کرتی اور فیصلے سناتی رہی۔ ہر حکومت اس انگریزی قانون کے مطابق فیصلے کرنے والی عدلیہ کو اپنی ہر قسم کی مدد مہیا کرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی۔ جب جب بھی دینی حلقوں کی طرف سے اسلامی قانون کے نفاذ کی آواز اٹھی اسے مختلف حیلوں بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کی گئی۔ البتہ ۱۹۷۹ء کو جنرل محمد ضیاء الحق نے حدود آرڈیننس کے نفاذ کا اعلان کر کے اپنی ایمانی جرأت کا اظہار کیا۔ جسے ۱۹۸۵ء میں منتخب اسمبلی نے بھی منظور کرلیا۔ تب سے اب تک ۲۰۰۵ء حدود آرڈیننس ملکی قوانین کا ایک حصہ ہیں۔ گو اس وقت بھی 99% قوانین مغربی ہیں۔ ملک میں معاشرتی روایات کو رُو بہ مغرب کرنے کے لئے میڈیا، مختلف این جی اوز، تعلیمی ادارے اور سیاسی زعماء بڑھ چڑھ کر زور لگا رہے ہیں، خصوصاً وہ طبقہ جو صاحب بہادر کا طفیلی اور انگریز کا پٹھو ہے، جس کے ہونٹ پر انگریز کی تعریف کے قصیدے، جس کے لباس پر صاحب بہادر کی چھاپ اور جیب یورپی کرنسی کی گڈیوں سے بھری رہتی ہے وہ جہاں بھی ہے جیسا بھی ہے، اسے اسلام دشمن اذہان نے اس کام پر لگا دیا ہے کہ وہ اسلامی قوانین کے بوسیدہ، ناقابلِ عمل، تنگ نظر اور اس کی سزاؤں کے وحشیانہ ہونے کا ڈھنڈورا پیٹے۔

یہ طبقہ اس غم میں ہلکان ہوا جارہا ہے کہ اسلامی سزاؤں کا عملاً نفاذ ہوگیا تو یورپی آقا ناراض ہو جائیں گے۔ اور انہیں ان کی طرف سے اس اسلامی قانون دشمنی پر ملنے والی بخششیں (ایڈ) بھی ختم ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۷۹ء سے لے کر آج تک اس پر کسی کیس میں بھی عمل درآمد نہیں کیا گیا سوائے پپو کیس کے مجرموں کے۔ ان لوگوں کی طرف سے اسلامی حدود کے خلاف جو پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے آیئے! دیکھیں اس کی حقیقت کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں:

ایسا کہنے والے دو قسم کے لوگ ہیں: ایک وہ جو مغرب سے مرعوب ہیں، دوسرے وہ جن کا دل پسند مشغلہ سیاسی اکھاڑ پچھاڑ ہے۔ یہ لوگ ووٹ اور کرسی کے حصول کے لئے مخالفین کو اپنے رستے سے مختلف طریقوں سے ہٹانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مثلاً ووٹ میں دھاندلی، مخالف کارکنوں کو ہراساں کرنا اور ان کو اغواء کر لینا، غنڈہ گردی کے بل پر جیت حاصل کرنا، مخالفین کا قتل وغیرہ۔ اس کام کے لئے انہوں نے مستقل تنخواہ دار مجرم پال رکھے ہیں اور وہ ان کی پوری پشت پناہی کرتے ہیں تاکہ اپنا سیاسی کھیل جاری رکھ سکیں۔

جب یہ لوگ اقتدار میں پہنچ جاتے ہیں تو مخالفین کو ایسے عقوبت خانوں میں بھیج دیتے ہیں جہاں ہر قسم کا ظلم، تشدّد اور بربریت روا سمجھی جاتی ہے۔ پولیس اور کارکن دونوں ان کے آلۂ کار بن کر ان کی وحشیانہ سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہیں۔ مجرم کو چونکہ بری لت پڑ چکی ہوتی ہے، نیز اسے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں صاحب کی طرف سے اسے مجرمانہ سرگرمیاں کرنے کا پرمٹ مل چکا ہے لہٰذا وہ ڈاکہ، قتل، آبروریزی، چوری، منشیات کے پھیلاؤ، سمگلنگ وغیرہ میں ہر وقت مصروف رہتا ہے۔ پولیس اور قانون دونوں کو اوپر سے آرڈر ہوتا ہے کہ یہ اپنا بندہ ہے اسے کچھ نہیں کہنا۔ یوں ہر وقت معاشرے میں سیاسی مجرموں کی ایک کھیپ غیر انسانی سرگرمیوں میں مصروف رہتی ہے۔

اگر سیاسی لیڈروں کے یہ پالتو مجرم نہ ہوں تو وہ ایک دن بھی سیاست کی گرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازاری جاری نہیں رکھ سکتے۔ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ اگر ملکِ عزیز میں اسلامی حدود کا نفاذ ہو گیا تو ان کے اپنے پر وردہ مجرم بھی ٹھکانے لگا دیئے جائیں گے۔ یا انہیں توبہ کرنا پڑے گی۔ لہٰذا وہ جان بوجھ کر یہ پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں۔

رہے انگریز اور مغرب سے مرعوب لوگ! تو ان کی اپنی کوئی زبان نہیں، وہ تو انگریز بہادر کی زبان کی نقل اتارتے اور اس میں اپنی نفسیاتی برتری کا راز سمجھتے ہیں۔ البتہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو سنجیدہ ہیں اور اسلام پسند بھی لیکن وہ بھی مغربی پروپیگنڈہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے ہم تھوڑا سا مغربی اور اسلامی قانون کا موازنہ پیش کرتے ہیں تاکہ وہ حقیقتِ حال کو سمجھ سکیں۔

مغربی اور اسلامی قانون میں فرق:

موجودہ عیسائی عقیدے کے مطابق انسان چاہے کتنے گناہ کر لے، اگر وہ پادری کے سامنے گرجا میں جا کر اعترافِ گناہ کر لیتے ہیں تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپی لوگ دن رات خوب گناہ کرتے ہیں اور ہر اتوار کو پادری کو چند سینٹ یا پونڈ نذرانے کے طور پر دے کر گناہ کا اعتراف کر لیتے ہیں۔ پادری انہیں انجیل پر ہاتھ رکھ کر یہ یقین دلاتا ہے کہ ان کا گناہ معاف کر دیا گیا ہے لہٰذا وہ چرچ سے واپس آ کر نئے سرے سے گناہ شروع کر دیتے ہیں۔ گناہ کرنے اور بخشوانے کے مندرجہ بالا عقیدے نے ان کو گناہ اور جرائم کے ارتکاب پر دلیر کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ کے ملکی قوانین میں مجرم کو ایک قابلِ ہمدردی اور ذہنی طور پر اب نارمل شخص سمجھا جاتا ہے، لہٰذا اس کو ہر قسم کا تحفظ دینے کے ساتھ ساتھ اس سے نرمی کی جاتی ہے اور اسے کڑی سزائیں دینے کی بجائے چند چھوٹی چھوٹی مالی جرمانے یا قید کی سزائیں سنائی جاتی ہیں۔ چونکہ مجرم کو کوئی بدنی سزا نہیں اٹھانا پڑتی لہٰذا اس کے دل میں سزا یا جرم کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہی نہیں ہوتے۔

تیسری بات یہ کہ مغرب میں جرائم کی رفتار گھڑی کی سوئیوں کی رفتار سے بھی زیادہ تیز ہے۔ ان کے معاشرے نے خود جرم اور مجرم کو مہمیز دینے والے تمام ذرائع وعوامل کو اپنی زندگی کا حصہ بنا رکھا ہے۔ ان کے خیال میں نفسانی لذت کا حصول اور جسمانی تفریح ایک فرد کا بنیادی حق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ آئے دن قتل، چوری، جنسی چھیڑ چھاڑ اور عورتوں کی آبروریزی کے نت نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں۔

جب مجرم کو پتا ہو کہ اسے جرم کرنے میں کوئی کڑی سزا نہیں ملے گی، نہ ہی آخرت میں اسے کسی سزا کا سامنا کرنا ہوگا، اس کا جرم کرنے پر دلیر ہو جانا اور گناہ پر گناہ کیے جانا ایک فطری امر ہے۔ اس کے برعکس اسلام میں جرم و گناہ کا تصور یہ ہے کہ مجرم کو اس دنیا میں بھی سزا ملے گی اور آخرت میں بھی۔ چاہے جرم چھوٹا ہو یا بڑا۔ نیز اسلامی عقیدے کے مطابق کوئی کسی کا گناہ بخشوا نہیں سکتا۔ حتیٰ کہ انبیاء و اولیاء بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ اسلام حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق النفس کے تحفظ کے لئے وہ سزائیں تجویز کرتا ہے جو باعثِ عبرت ہوں۔ کسی مجرم کے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار سزا یافتہ ہونے کے بعد معاشرے میں اس قدر جرم سے شدید نفرت اور اس کے ارتکاب پر کڑی سزا کا ایسا خوف پیدا ہو کہ سالوں تک کوئی دوسرا شخص اس جرم یا گناہ کا ارتکاب نہ کر سکے۔

اگر ہم مسلمان ہیں تو پھر ہماری ایمانی غیرت کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ وہ بے ضمیر، بے غیرت، بے حیا، مادر پدر ننگے، جانوروں کی طرح چرنے والے، لوگوں کے قوانین کے حق میں ایک لفظ بھی سنے۔ ہم تو ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتے کہ محمد ﷺ کے امتی کہلانے کے باوجود آپ ﷺ کے عطا کردہ قانون میں کیڑے نکالیں۔ معاذ اللہ جو سزائیں آپ ﷺ نے خود نافذ کیں، کیا ان سزاؤں پر عمل درآمد کرنے والے النبی الامی ﷺ، آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ ﷺ کے بعد کے اسلافِ امت سب وحشی، عقل سے کورے اور درندوں کے قانون کا نفاذ کرنے والے تھے؟ (نعوذ باللہ) ہرگز نہیں، ہم اپنے اندر اس سوچ کو کبھی بھی ابھرنے نہیں دیں گے۔ یہی ہمارے دین وایمان کا تقاضا ہے۔ اس کے برعکس اگر ایسی سوچ بار بار ابھرتی ہے تو اس کا مطلب کیا ہے؟ دینِ اسلام کی بجائے دینِ مغرب کی برتری میں گرفتاری کا پھندا۔

سزا دینے میں یورپ کا دہرا معیار:

یورپی لوگ اپنے ہم وطنوں اور ہم مذہبوں کے لئے تو بڑے نرم دل اور خیر خواہ واقع ہوئے ہیں لیکن اگر انہیں کسی مسلمان پر ایک فی ہزار بھی یہ شک پڑ جائے کہ اس نے فلاں جرم کیا ہے تو وہ اسے چاہے وہ کسی دوسرے ملک ہی کا کیوں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، اسے وہاں سے طلب کر کے تختہ دار پر لٹکا دیتے ہیں۔ یوسف رمزی جیسے لوگوں کی مثال ہمارے سامنے ہے وہ اپنے ایک خیالی مجرم (اسامہ بن لادن) کو سزا دینے کے لئے ہزاروں مسلمان باشندوں، معصوم بچوں، بے گناہ عورتوں، ہسپتالوں، سکولوں، کالجوں، ہنستے بستے بازاروں اور سرسبز و شاداب کھیتوں پر میزائل گرا کر اپنی امن پسندی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ کیا ان کی یہ کارروائیاں وحشیانہ نہیں امن پسندانہ ہوتی ہیں؟

کیا یہ وحشت و بربریت نہیں؟

دن دیہاڑے کسی کے خون پسینے کی کمائی ہڑپ کر جانا، راہ چلتے آدمیوں کو گولیوں سے بھون دینا، عورتوں اور بچوں کو بندوق کی نالی پر منہ میں کپڑے ٹھونس کر انہیں اپنے ہاتھ سے اپنا سب کچھ حوالے کر دینے پر مجبور کرنا، جوان بچیوں کی اجتماعی آبروریزی کرنا، راہ چلتی خواتین کے پرس چھین لینا، ماؤں کے معصوم جگر گوشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تیزاب میں ڈال کر لطف اندوز ہونا، ننھے بچوں کے دل، گردے، اور آنتیں چوراہوں پر پھینک دینا، خود ساختہ رسومات، انا پرست رسومات کو غیرت کا نام دے کو خواتین کو قتل کرنا، قتل کا بدلہ قتل کی جاہلانہ و ظالمانہ روش کے تحت لامتناہی قتل کا سلسلہ جاری رکھنا، بم پھینکنا، علمائے دین کو قتل اور ان کو اغوا کرنا، بچوں سے بدفعلی کرنا، گھر بھر کے افراد کو بے دردی سے قتل کر دینا، جان بوجھ کر کسی کی کار سے ٹکر مار کر اسے ختم کر دینا، شراب پی کر غل غپاڑہ مچانا اور قتل و غارت اور زنا کرنا، چھوٹے چھوٹے بچوں کو منشیات کا عادی بنانا اور انہیں جرائم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترغیب دینا، سمگلنگ اور رشوت کا بازار گرم رکھنا، کسی اہل کے حق کو دبا کر اس کی جگہ سفارش اور بھاری رشوت کے بل پر نا اہل کو متعین کرنا...... کیا یہ سب وحشیانہ جرائم نہیں؟ کیا یہ درندگی اور وحشت نہیں؟

ایسے ظالم، گندے اور گھناؤنے جرم کرنے والوں کی ہمدردی کرنے والے یقیناً جنگل کا قانون چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی شریف شہری کی جان، مال اور آبرو نہ گھر کی چار دیواری میں محفوظ رہے نہ گھر سے باہر۔ مظلوم کا نہ پولیس ہاتھ تھامے اور نہ ہی انصاف اس کی دادرسی کرے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے جرم ثابت ہو جانے پر ایسے مجرموں پر ترس کھانے سے منع کیا ہے۔ حکم ہے:

وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ۔(النور:۲)

”اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہو“۔

صرف پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کے ممالک پر نظر دوڑائیں، لوگ جان، مال اور آبرو کے تحفظ کے لئے ترس گئے ہیں۔

اتمامِ حجت ایک مشاہدہ:

اس وقت اتمامِ حجت کے لئے ربِّ کریم کی مقرر کردہ سزاؤں کو نافذ کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے ملک سعودی عرب پر بھی نظر دوڑائیں۔ وہاں جرائم کی شرح کیا ہے؟ اس ملک میں سات سالوں میں ایک قتل بھی نہیں ہوتا، جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغربی ممالک میں سات سیکنڈ میں سات قتل ہو جاتے ہیں۔سعودی عرب کے پُرسکون شہریوں کی زندگی کا جائزہ لیں آپ خود جان جائیں گے کہ مجرم کو ہمدردی کرکے اسے چھوڑ دینے سے جرائم کم ہوتے ہیں یا اللہ کی مقرر کردہ سزا دینے سے۔ یہ اس دور کی ایک تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلانا ناممکن ہے۔اگر اس صداقت کا مشاہدہ ہم نے نہ بھی کیا ہوتا تو مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے اسلامی سزاؤں کے وجہِ امن ہونے کا عقیدہ رکھنا ضروری ہےلیکن مشاہدہ کرنے کے باوجود اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دینا اپنے مسلمان ہونے کے دعوے سے انحراف اور اسلام دشمنوں کی ہم نوائی کے سوا کچھ نہیں۔

حدود آرڈیننس کے باوجود جرائم میں کمی نہیں آئی:

کچھ لوگ یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ پاکستان میں ۱۹۷۹ء سے حدود آرڈیننس کا نفاذ ہے۔اس کے باوجود جرائم میں کمی نہیں ہوئی لہٰذا ان کو کالعدم قرار دیا جائے۔جرائم کی کمی نہ ہونے کی وجہ حدود اللہ کی خامی نہیں بلکہ اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

۔۔۔ آرڈیننس کا نفاذ ہونے کے باوجود عملاً انگریزی قانون کے مطابق فیصلے ہو رہے ہیں ہمارے 99% عائلی اور فوج داری قوانین انگریزی قانون کے مطابق ہیں اس دو عملی کی وجہ سے حدود کے مکمل نفاذ میں رکاوٹیں پیش آرہی ہیں۔جب عائلی اور فوج داری قوانین بغیر کسی ملاوٹ کے اسلامی ہوں گے تبھی ان کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ہمارے علم کی حد تک تو آج تک سوائے پپو کیس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی جرم کی سزا حدود کے مطابق دی ہی نہیں گئی۔ تو پھر یہ اعتراض کیسا؟

☆ حدود کا نفاذ کرنے والوں کی اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اسلامی عدل، انصاف سے نہ تو پوری طرح واقف ہیں نہ اس پر مطمئن۔ جب کہ اسلامی حدود کا نفاذ ایک قانون بھی ہے اور عبادت بھی۔ جب تک اسے عبادت سمجھ کر مخلصانہ کوشش کے ساتھ نافذ نہیں کیا جائے گا تب تک اثرات کا ظہور بھی مکمل طور پر نہیں ہوگا۔

☆ جن گناہوں پر حدود کی سزا نافذ کی گئی ہے ان کے محرکات پر بھی اسلام پابندی عائد کرتا ہے۔ اسلامی حدود کے اثرات کے ظہور کے لئے یہ ناگزیر ہے۔ مثلاً زنا ایک سنگین، گھناؤنا اور شرم ناک فعل ہے۔ اس جرم کے ارتکاب کے لئے شخص واحد نہیں بلکہ مرد و عورت کا جمع ہونا لازمی ہے اور یہ اجتماع پہلی بار ہی میں زنا کے جرم کا سبب نہیں بنتا بلکہ بہت سے مراحل سے گزرنے کے بعد اس فعلِ شنیع کی نوبت آتی ہے۔ اسلام کسی اجنبی مرد و عورت کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے، خلوت میں ملنے، خط و کتابت، ٹیلی فون، چیٹنگ اور اشارے کنائے کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ نیز خواتین کا ننگے چہرے کے ساتھ باہر نکلنا، تنگ مختصر اور بھڑکیلا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر، بجنے والا زیور پہن کر، بناؤ سنگھار کر کے غیر مردوں کے سامنے آنے یا مخلوط اجتماعات میں شامل ہونے سے بھی منع کرتا ہے...... رومانوی اشعار، ڈرامے، افسانے، عورت کی تصاویر کی نمائش، بسوں، گاڑیوں، رکشوں، مختلف چیزوں کے پیکٹوں اور فائل کوروں پر لکھے ہوئے رومان انگیز جملے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار، ٹی وی، ریڈیو، کیبل، ڈش اور کیسٹوں پر فلمی اور رومانوی تصویریں اور اشعار غرض ایسے تمام عوامل بھی زنا پر ابھارنے والے ہیں اور ان پر پابندی عائد کرنا اسلامی حکومت کا فریضہ ہے۔

ارتداد پر ابھارنے والے لٹریچر اور الحادی افکار پھیلانے والے لوگوں پر پابندی عائد کر کے ہی اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح شراب، سرقہ اور قتل کے عوامل کو بھی ممنوع قرار دینا چاہیے۔ اگر اسلامی حدود کا نفاذ رہا لیکن گناہ پر ابھارنے والے عوامل کو کھلی چھٹی ملی رہی تو پھر یہ کتاب اللہ کے بعض حصے ماننے اور بعض حصے نہ ماننے کے مترادف اور بذاتِ خود ایک بدترین گناہ ہے۔

☆ صرف پاکستان ہی نہیں دنیا کے تمام ممالک میں قوانین کی موجودگی کے باوجود جرائم میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے، اس اعتراض کی رو سے دنیا کے تمام ممالک کے قوانین کالعدم قرار دینے چاہئیں۔

یہ بھی ذہن میں رہے کہ جس ملک (سعودی عرب) میں اسلامی عائلی اور فوجداری قوانین کا نفاذ ہے اور وہاں گناہ پر ابھارنے والے محرکات بھی بہت کم ہیں وہاں جرائم کی شرح حیرت انگیز حد تک بہت کم ہے۔

غیر مسلموں پر ان حدود کا اطلاق نہیں ہوتا:

دنیا کا یہ بین الاقوامی قانون ہے اور روزِ اول سے جاری چلا آرہا ہے کہ جس ملک میں جرم کیا جائے اس کے قانون کے مطابق جرم کی سزا دی جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ جرم تو برطانیہ میں کیا جائے اور سزا سعودی عرب کے قانون کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی جائے۔ نیز فوج داری قوانین کا اطلاق مسلم اور غیر مسلم، ملکی اور غیر ملکی کی تفریق کے بغیر کیا جاتا ہے۔ البتہ عائلی قوانین میں اسلامی یہ تاکید کرتا ہے کہ غیر مسلموں پر ان کے اپنے مذہب کے مطابق قوانین کا اطلاق کیا جائے تاکہ غیر مسلموں کی مذہبی اور معاشرتی اقدار محفوظ رہیں۔

یاد رہے کہ اسلام نے جو حدود مقرر کی ہیں ان میں سے کچھ سزائیں تورات اور انجیل میں بھی یہی مقرر کی گئی ہیں۔ مثلاً رجم اور قصاص وغیرہ۔

حدود قوانین میں ترمیم کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں:

بعض لوگ یہ آواز اٹھا رہے ہیں کہ حدود قوانین میں ترمیم کا اختیار پارلیمنٹ کے پاس ہونا چاہیے حالانکہ یہ وہ قوانین ہیں جن کا تعین خود ربِّ کریم نے کیا ہے اور ان میں ترمیم و تبدیلی کا اختیار پارلیمنٹ تو کیا رسول اللہ ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا۔

چنانچہ جب قبیلہ مخزوم کی فاطمہ نامی عورت کو چوری کے جرم میں قطعِ ید کی سزا سنائی گئی تو اسامہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے اس کی سفارش کے لئے آمادہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"اتشفع حد من حدود الله"۔

”کیا تم حدود اللہ میں سے کسی حد کے بارے سفارش کرتے ہو“۔

پھر آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور خطبہ میں فرمایا:

"يا ايها الناس انما هلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد واللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا "۔

(صحیح بخاری، کتاب الحدود باب کراھیۃ شفاعۃ فی الحد۔ صحیح مسلم، باب النھی عن شفاعۃ فی الحد، سنن ابی داود، الحد یشفع فیہ، الجامع الترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ ان یشفعہ الحدود)

اے لوگو! تم میں سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوگئیں کہ ان میں سے اگر کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کردیتے، واللہ! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا"۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تعافو الحدود فیما بینکم بلغنی من حد فقد وجب "۔

(سنن ابی داود، ۲/۲۲۳، العفو من الحدود مالم تبلغ الحدود السلطان)

" آپس میں حدود کے بارے میں درگزر کرو کیونکہ جب حد کا جرم مجھ تک پہنچ جائے تو حد واجب ہوگئی"۔

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو مخاطب کرکے فرمایا:

اَلزَّانِیَۃُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْیَشْھَدْ عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔(النور: ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ تم کو اللہ کے دین کے معاملہ میں ہرگز دامن گیر نہ ہو، اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہلِ ایمان کا ایک گروہ موجود رہے''۔

مندرجہ بالا احادیث اور آیت سے یہ ثابت ہوا کہ:

☆ حدود اللہ میں کسی کی سفارش قبول نہیں کی جا سکتی چاہے وہ کتنا ہی صاحبِ اثر ورسوخ ہو۔

☆ قابلِ حد جرم کا ارتکاب کرنے والے کی سماجی حیثیت کا لحاظ کیے بغیر اس پر حد جاری کی جائے گی۔

☆ جب جرم عدالت تک پہنچ جائے اور ثبوت مہیا ہو جائیں تو حد کے اجراء میں نہ مجرم پر ترس کھایا جا سکتا ہے، نہ اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔

☆ حد کی سزا کسی ایسی جگہ جاری کی جائے گی، جہاں عوام کا ایک گروہ موجود ہو تاکہ لوگوں میں اس جرم کے قبیح و شنیع ہونے کا احساس پیدا ہو اور اس کے ارتکاب پر سزا اور خوف و رسوائی انہیں جرم کرنے سے باز رکھے۔

☆ پہلی امتوں پر زوال اس لیے آیا کہ وہ حدود اللہ میں تبدیلی کرتے تھے اور یہ تبدیلی کرنا ہی ان کے لیے ہلاکت کا باعث بنا۔

حدود آرڈیننس اور خواتین:

جب جب بھی حدود آرڈیننس کی بات ہوتی ہے سب سے زیادہ واویلا ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف وہ خواتین مچاتی ہیں جو اسلامی نظامِ حیات اور تہذیب و ثقافت سے منہ موڑ چکی ہیں، انہوں نے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اپنے اسلام کو صرف قرآن خوانی، میلاد اور نعت خوانی میں محدود کر رکھا ہے۔ ان خواتین کو اسی قسم کے مرد حضرات کی پشت پناہی حاصل ہے۔ صحافی، شاعر، ادیب، وکلا، این جی اوز کے کارندے، عوامی لیڈر، بڑی بڑی مصنوعات کے مالکان، میڈیا کے کرتا دھرتا قسم کے لوگ ان میں شامل ہیں۔ رائے عامہ کو ہموار کرنے کے ذرائع کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہے۔ لہٰذا وہ پروپیگنڈہ اور تشہیر کے ذریعے عوام کو اسلامی قوانین اور اقدار سے برگشتہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

ان کا کہنا ہے کہ حدود قوانین کی زد خواتین پر پڑتی ہے، ان کی آڑ میں عورتوں پر ظلم کیا جاتا ہے۔ مرد جرم خود کرتا ہے اور اس کا بوجھ عورت پر ڈال دیتا ہے۔ وغیرہ

اسلام میں مرد اور عورت کے لئے اچھے کام پر اجر اور برے کام پر سزا یکساں سنائی گئی ہے۔ قابلِ حد جرم کا ارتکاب مرد کرے یا عورت دونوں کی سزا یکساں ہے۔ لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ جو سزائیں ربِّ حکیم نے مردوں کے لئے مقرر کی ہیں انہیں عورتوں کے جرم کرنے کی صورت میں کالعدم قرار دیا جائے یا تبدیل کر دیا جائے۔ نیز ان ترقی پسندی کے فریب میں پھنسی ہوئی عورتوں کی بات میں کوئی وزن نہیں ..... بلکہ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حدود کے ذریعے مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ تحفظ عطا کیا ہے۔ مثلاً سورۂ نور میں دی گئی زنا اور تہمت کی حد وغیرہ کے نزول کا سبب ایک عورت ہی کی عفت و عصمت کی گواہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا ٹھہرا۔ عورتوں کی سماجی حیثیت، معاشرتی قدر و منزلت اور ان کی عصمت کو تحفظ فراہم کرنے کے تفصیلی احکام و آداب بتائے گئے۔ ورنہ اس سے قبل عورت وہ جنسِ فراواں تھی جس سے جس مرد کا جی چاہتا دل بہلا لیتا اور اس کے دامنِ عفت کو تار تار کر دیتا۔ پاکباز عورتوں کے بارے بھی جس قدر جی چاہتا جھوٹی افواہیں اور تہمتیں پھیلائی جاتیں لیکن کوئی ایسا قانون نہیں تھا جو تہمت باز لوگوں کی زبانیں بند کر سکتا۔ ہر مرد منہ اٹھائے گھروں کے اندر گھستا چلا آتا اور شریف زادیوں کے مقاماتِ ستر کو دیکھ لیتا، شریف عورتوں پر راہ چلتے آوازے کسے جاتے اور ''ہم نے لونڈی سمجھا تھا''۔ جیسے عذرِ گناہ بدتر از گناہ...... والا جملہ بول کر آزاد عورت کو لونڈی بھی بنا دیا جاتا...... اور معذرت بھی کر لی جاتی، عورت کے حسن کو جس مرد کا جی چاہتا للچائی نظروں سے گھورتا رہتا۔ اس کی بدنگاہی کی خباثت اور دل کی کمینگی متعدی ہو کر عورت کے رگ و پے کو ہوس کے پنجوں میں دبوچ کر اس کی عفت کا خون پی جاتی، مرد کے اس ظالم اور خبیث رویے سے عورت کو بچانے کے لئے اسے حجاب کی ہدایات اور مرد کو غضِ بصر کے تاکیدی احکام دیئے گئے اور یہ واشگاف اعلان کر دیا گیا کہ جو بھی اسلامی معاشرے میں آرٹ، فن، شعر و ادب موسیقی، تصویر، چیزوں کی تشہیری فروخت، زبان کی چاشنی، وقت گزاری کے طور پر مذاق یا حسن کی نمائش، غرض کسی بھی ذریعے سے فحش پھیلائے گا، اسے عذاب الیم سے لازماً دو چار ہونا پڑے گا۔

☆ اگر ثابت ہو جائے کہ زنا میں مرد نے زبردستی کی ہے، صرف مرد کو حد لگائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گی، عورت کو سزا نہیں دی جائے گی..... گویا یہ سزا کمینے مردوں کی کمینگی کو روکنے اور عورتوں کے آبگینۂ عفت وعصمت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کے لئے ہلاکت اور رکاوٹ کا پیغام ہے۔

☆ تہمت لگانے سے عموماً عورتوں ہی کی عفت وعصمت کے آبگینے کو ٹھیس پہنچا کرتی ہے۔ مردوں پر اوّل تو تہمت لگانے کی کوئی جرأت ہی نہیں کرتا اور نہ ہی ان پر تہمت لگنے کی صورت معاشرہ حرف گیری کرتا ہے۔ جب کہ عورت پر تہمت لگانے سے اس کا کردار مشکوک، ناقابلِ اعتماد اور داغدار ٹھہرتا ہے لہٰذا تہمت لگانے پر اسّی کوڑے سزا مقرر کر کے حقیقتاً عورت ہی کو تحفظ مہیا کیا گیا ہے۔

☆ دورِ حاضر میں سرقہ (چوری) اور حرابہ (ڈاکہ زنی) کے جو واقعات سامنے آرہے ہیں ان کی زد بھی مردوں کی نسبت عورتوں پر زیادہ پڑتی ہے۔ گھروں میں داخل ہو کر بے گناہ عورتوں کو ہراساں کرنا، بندوق کی نوک پر ان سے زیورات اور نقدی نکلوا لینا، معصوم بچوں کو ڈرانا دھمکانا، ایسے تمام واقعات میں اگر مجرم کو سزا دی جاتی ہے تو یہ مرد کی نسبت عورت کو زیادہ تحفظ فراہم کرنے کا باعث ہے۔ کیونکہ مرد ہونے کی وجہ سے وہ چور، ڈاکو اور دہشت گرد کا مقابلہ بھی کر سکتا ہے اور دہشت کا اثر بھی عورت کی نسبت کم قبول کرتا ہے۔ جب کہ ایک عورت دہشت گردی کے ایسے واقعات سے زیادہ خائف اور ہراساں ہوا کرتی ہے۔

☆ شراب نوشی کرنے والے مجرموں کا اگلا ہدف نشے کی حالت میں خواتین کی عزت وآبرو پر ہاتھ ڈالنا ہوتا ہے، بسا اوقات انہیں ماں بہن کی بھی تمیز نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتی۔ شراب نوشوں کو سزا دینے سے ضمناً عورت کی عزت و آبرو کا تحفظ بھی اس میں شامل ہے۔

اگر کوئی عورت جرم کرتی ہے تو اسے سزا پانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ حقوقِ نسواں کا شور بلند کرنے والی عورتیں تو یوں بھی مساواتِ مرد وزن کی قائل ہیں لیکن یہ کیا منطق ہے کہ جہاں ربِّ کریم مرد وعورت میں مساوات قائم کرتا ہے اسے وہ تسلیم نہیں کرتیں اور جہاں امتیاز قائم کرتا ہے وہاں انہیں مساوات کا درد اٹھنے لگتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مرد عورتوں پر جھوٹے مقدمات بنا دیتے ہیں یا خود جرم کر کے عورت کو پھنسا دیتے ہیں۔ اس میں قصور حدود قوانین کا نہیں ہمارے معاشرے میں شرافت، اخلاق راست گوئی اور حیا کے کم یاب ہونے کا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ مرد وعورت میں اسلامی شعور اور تقویٰ کا احساس پیدا کرنے کی تعلیم عام کی جائے، نیز عدلیہ بہر حال تفتیش کر کے ہی کسی نتیجے پر پہنچتی اور فیصلہ کیا کرتی ہے۔ عورتوں پر زیادہ تر زنا، تہمت، نکاح، طلاق اور خاندانی جھگڑوں سے متعلق مقدمات بنائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان امور کی تعلیم عام کرنا اور عوام کو قانونی دفعات سے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے تاکہ عورتیں یا مرد لاعلمی میں کوئی غلط اور بے جا الزام تراشی نہ کریں اور نہ ہی مقدمات بنائیں۔

اسلامی نظامِ عدل میں خواتین کا احترام:

اسلام خواتین کو عدالتی امور سے حتی الامکان دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لین دین کے معاملات میں نہ اس کو گواہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی اسے قرض لکھنے کا مکلّف بنایا گیا ہے، اگر مرد دستیاب نہ ہوں تو اس صورت میں دو عورتوں کی گواہی کو ایک مرد کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ جس میں عورت ہی کی سہولت اور مزاج کو مدِّ نظر رکھا گیا، عورت مرد کی نسبت واقعات کو جلد بھول جایا کرتی ہے، نیز وہ مردوں کے سامنے جانے یا بیان دیتے وقت کھل کر بات بیان نہیں کرسکتی، اس کی اسی حالت کے متعلق اس کے خالق نے فرمایا:

"اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ"۔ (الزخرف:۱۸)

"کیا جو زیوروں میں پرورش پاتی ہے اور بحث مباحثہ میں اپنا رویہ واضح نہیں کرسکتی"۔

اگر کسی وجہ سے عورت کو عدالتی امور میں شامل کرنا پڑے تو اسلام خواتین کو عدالت میں بلانے کے بجائے یہ تلقین کرتا ہے کہ جج گھر جا کر اس کے کسی محرم مرد کی موجودگی میں عورت سے بیان لے اور یہ وہ خصوصی احترام اور حق ہے جو اسلام نے خلیفہ وقت کو بھی نہیں دیا۔ الزام عائد ہونے کی صورت اس کو بھی کٹہرے میں مجرم کے ساتھ کھڑا کرنے کا حکم ہے۔

انگریزی قانون کے ماتحت خواتین کو عدالتوں اور تھانوں میں گھسیٹا جاتا ہے اور ان کے احترام و وقار کو بری طرح مخدوش کیا جاتا ہے۔ عورتوں کو تھانوں میں ظلم وتشدد کا نشانہ بنانا، ان کی تضحیک کرنا، ان سے زبردستی اقرارِ جرم کروانا، ایک عام سی بات ہے بلکہ پولیس کے اہلِ کار اکثر اپنی ہوس کا نشانہ بنانے سے بھی نہیں چوکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حدود کے نفاذ کی برکات

اسلامی حدود کا نفاذ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل درآمد کا ایک حصہ ہے۔ نیز اس کا تعلق چونکہ پورے معاشرے کے ساتھ ہے۔ لہٰذا ان کے نفاذ سے پورے معاشرے کو اس کی خیر و برکات حاصل ہوتی ہیں۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

① **باعثِ خیر:** ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"**حد یعمل فی الارض خیر لاھل الارض من ان یمطرُ ثلاثین صباحا**"۔ (مسند احمد بن حنبل، ۲/۶۲، ۳ بحوالہ اسلامی حدود اور ان کا فلسفہ)

"زمین پر کسی حد پر عمل کیا جانا اہلِ ارض کے لئے تیس دن کی بارش سے زیادہ باعثِ خیر ہے"۔

امتوں کی بقا کا باعث:

جب فاطمہ مخزومیہ نے چوری کی اور اس پر حد جاری کی جانے لگی تو لوگوں نے اسے اس سزا سے بچانے کے لئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ذریعے سفارش کروانا چاہی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"**یاایھا الناس انما ھلک الذین من قبلکم انھم کانوا اذا سرق**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد،واللّٰہ لو ان فاطمۃبنت محمدسرقت لقطعت یدھا "۔

(صحیح بخاری، كتاب الحدود باب كراهية شفاعة في الحد)

اے لوگو! تم میں سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوگئیں کہ ان میں سے اگر کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور اگر کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے ،واللہ! اگر فاطمہ بنتِ محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا''۔

معلوم ہوا کہ کسی امت کی بقا کا راز حدود اللہ کے نفاذ میں ہے لہٰذا قومی بقا کے لئے حدود اللہ کا نفاذ کرنا ضروری ہے۔

مساوات:

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ "**واللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا**" اللہ کی قسم اگر فاطمہ محمد ﷺ کی بیٹی بھی چوری کرتا تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا'' اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام میں شریف وضعیف ،معزز و مہین کی کسی تقسیم وتفریق کے بغیر قانون پر عمل درآمد کیا جاتا ہے، ہر دور میں ایک مسلمان کو ایسا ہی کرنا چاہیئے جب ہر امیر وغریب کو یکساں عدالتی جوابدہی اور سزا سے گزرنا پڑے تو کم تر لوگوں میں بھی حکومت کے بارے اچھے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کو بھی یہ پسند ہے کہ اس کے تمام بندوں کے لئے قانون یکساں ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون کا احترام:

جس معاشرے میں حدود اللہ کا نظام نافذ ہوتا ہے، وہاں ایک مستحکم قانون پایا جاتا ہے کیونکہ اس میں ردّ و بدل ناممکن ہوتا ہے۔ نیز یہ امیر غریب چھوٹے بڑے سب کے لئے یکساں ہوتا ہے۔ لہٰذا عوام میں قانون کا احترام پیدا ہوتا ہے لیکن جس معاشرے میں رشوت لے کر مجرموں کو رہا کر دیا جاتا ہو قانون موجود ہو یا جہاں بعض مجرموں کو اپنا آدمی سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہو، وہاں جب مظلوم لوگ ظالم کو بغیر کسی سزا کے چلتا پھرتا دیکھتے ہیں تو کسی روز وہ خود انتقام لینے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ از خود انتقام لینے کا نتیجہ لاقانونیت کی صورت نمودار ہوتا ہے لیکن جس معاشرے میں عدلیہ اور انتظامیہ از خود مجرم کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیتی ہے وہاں لاقانونیت جڑ نہیں پکڑ سکتی۔

باعثِ عبرت:

اسلامی حدود کے مطابق مجرم کو سزا دینے کے لئے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کرنا ضروری ہے جہاں عوام کی ایک کثیر تعداد مجرم کو سزا ملتے ہوئے دیکھ سکے، نیز سزا دینے سے قبل مجرم کے جرم اور سزا کے وقت کی تشہیر کرنا ضروری ہے تا کہ عبرت کا مقصد حاصل ہو سکے۔

جرائم میں کمی:

جب سرِ عام کسی مجرم کو سزا دی جاتی ہے تو اس سزا کا عبرت ناک منظر مجرم ذہنیت سے کئی سال تک اوجھل نہیں ہوتا لہٰذا کوئی دوبارہ جرم کرنے کی جرأت کم ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔عوام بھی مجرم کی سزا دیکھ کر جرم سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور جرم کا ارتکاب کرنے کی بہت کم جرأت کرتے ہیں۔

اصلاحِ معاشرہ:

مجرم کے جرم کرنے کی وجہ سے پورے علاقے پر خوف وہراس چھایا رہتا ہے اور لوگ خود کو غیر محفوظ سمجھنے لگتے ہیں۔لیکن جب مجرم کو قرار واقعی سرِ عام سزا دی جاتی ہے تو عوام کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ان کے جان، مال اور آبرو کے تحفظ کی ضامن حکومت موجود ہے۔معاشرے میں امن وامان اور شرافت ودیانت اور باہمی اخوت ومحبت کی فضا ہموار ہوتی ہے۔

قومی ترقی:

چونکہ لوگ جرم اور جرائم کی طرف سے مطمئن ہوتے ہیں، انہیں یہ خوف دامن گیر نہیں رہتا ہے کہ کوئی ان کی خون پسینے کی کمائی چوری کر لے گا، یا گھر یا باہر ان کی بہو بیٹیاں اور معصوم بچوں کو کوئی موت کے گھاٹ اتار دے گا یا اغوا کر لے گا، کوئی ان کی عفت وعصمت پر تہمت کا دھبہ لگا دے گا۔لہٰذا عوام دل جمعی اور سکون سے ملکی ترقی کے لئے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔

اصلاحِ نفس:

رب کریم نے انسان میں نیکی اور بدی دونوں کی رغبت رکھ دی ہے۔بعض نفوس کی فطرت پر نیکی کی بجائے بدی غالب آجاتی ہے جو انہیں جرم کرنے پر اکساتی ہے، نیز انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے پسندیدہ ذوق کا کام بار بار کرکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لذت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ بدی کے ذوق کی وجہ سے وہ جرم کر کے لذت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اب اس کے دو ہی طریقے ہیں یا تو مجرم کی نرمی کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا جائے یا سختی سے کام لیا جائے۔ اسلام نے بدی کے وقوع سے قبل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وسیع انتظام کر رکھا ہے۔ اگر اس کے باوجود کوئی جرم کرے تو اس سے نرمی کے بجائے سختی کا حکم ہے۔ جب مجرم کو سرِ عام رسوا ہو کر سزا سہنا پڑتی ہے تو اس کا نفس دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ لہٰذا حدود کا نفاذ افراد کی اصلاحِ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

استحکامِ حکومت:

جو حکومت جرم سے لوگوں کو باز رکھنے کی تدابیر کرتی ہے، مجرم کو حدود کے مطابق سزا دیتی ہے، اس پر عوام کا اعتماد بحال رہتا ہے، لوگ اسے اپنے تحفظ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کے دوام اور قیام کے متمنی ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک مستحکم اور پائیدار حکومت وجود میں آتی ہے۔ اس کے برعکس جو حکومت جرائم کی روک تھام کرنے میں ناکام رہے، مجرم معاشرے میں خوف و ہراس پھیلانے میں مصروف ہوں اور کوئی انہیں پکڑنے یا پوچھنے یا سزا دینے والا نہ ہو وہاں عوام کا حکومت پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ وہ دن رات اس کو کوستے رہتے ہیں۔ عیّاش، لاپرواہ، خود غرض، نااہل جیسے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب ایسے حکام سے جان چھوٹے اور کوئی ذمہ داران، جرائم پر قابو پانے والا اور عوام کے جان و مال اور آبرو کی تحفظ کرنے والا حکمران نصیب ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔(الحج:٤١)

''یہ وہ ہیں کہ اگر ہم انہیں اقتدار بخشیں تو صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، بھلے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں اور سب کاموں کا انجام تو اللہ کے ہاتھ ہے''۔

چنانچہ خلفائے راشدین اور ان کے بعد کے ادوار میں بھی اسلامی حکومتوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک مظبوط محکمہ قائم رہا۔ الماوردی نے ''احکام السلطانیہ'' میں اس محکمے کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ موجودہ پولیس کا نظام اہلِ مغرب نے اسلام کے شعبہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہی سے لیا ہے۔

دورِ حاضر میں پولیس کا نظام بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ پولیس ناکردہ گناہوں پر بھی ایسی ایسی سزائیں دیتی ہے کہ الامان، الحفیظ۔ مغلظات بکنا، سڑی بسی غذا دینا، مرچوں کی دھونی دینا، الٹا لٹکانا، ننگے جسم پر مارنا، لوگوں سے زبردستی اقرارِ جرم کروانا، عورتوں پر تشدد کرنا، ان کی بے آبروئی کرنا، مجرم لوگوں سے حصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصول کر کے ان کے جرائم کو نظر انداز کرنا، سیاسی اور باا ثر لوگوں کی سفارش اور ان سے رشوت وصول کر کے مجرموں کو ڈھیل دینا ایک عام روایت بن چکی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے خلفائے راشدین کے عہد کو سامنے رکھ کر ایک محکمہ قائم کیا جائے۔ جسے قرآن وحدیث ،خلفائے راشدین کے عہد کی متعلقہ تاریخ اور بعد کے اسلامی ادوار میں اس محکمے کے فرائض اور طریقِ کار کی تعلیم و تربیت دے کر انہیں اس میدان میں اتارا جائے۔ یہ محکمہ جہاں بھی کوئی برائی دیکھے اسے موقع پر روکے اور ضروری تادیبی کاروائی کرے۔

عوام کو بتایا جائے کہ کون سے امور گناہ ہیں اور ان پر دنیا یا آخرت میں اللہ نے کون سی سزائیں مقرر کی ہیں، کون سے امور ایسے ہیں جو کسی بڑے گناہ کی طرف لے جانے والے ہیں۔ بڑے گناہوں کے علاوہ پمفلٹ، چاکنگ، پوسٹرز اور چوراہوں پر بورڈ آویزاں کر کے یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز نصابی کتب میں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حصہ شامل کرنا چاہئے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

① تفسیر تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

② تفسیر تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

③ تفسیر تدبرِ قرآن از امین احسن اصلاحی

④ صحیح بخاری

⑤ صحیح مسلم

⑥ سنن ابی داؤد

⑦ جامع ترمذی

⑧ فقہِ عمرؓ از محمد رواس قلعجی مطبوعہ معارفِ اسلامی لاہور

⑨ اخلاق اور فلسفہِ اخلاق مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

⑩ اسلام کا نظامِ عفت وعصمت مولانا ظفیر الدین ندوی

⑪ نکاح کے مسائل از محمد اقبال کیلانی

⑫ اسلامی حدود،فلسفہ اور مبادی سہ ماہی منہاج،ربیع الاول،۱۴۱۱ھ اکتوبر ۱۹۹۵ء

⑬ اسلامی حدود،تعزیرات،فلسفہ اور حکمت از پروفیسر عبدالحفیظ،حافظ محمد اسرائیل فاروقی،مطبوعہ ماہنامہ محدث،رمضان ۱۴۱۸ھ جنوری ۱۹۹۸ء

⑭ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ از عبدالرحمٰن الجزری

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔طاؤس ورباب		45/-
6۔ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔والفجر		18/-
10۔استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو مریم خنساء		40/-

مشربہ علم وحکمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ